جوابِ آں غزل

خلافتِ معاویہ و یزید پر تحقیقی نظر

جناب ڈاکٹر سیّد رضوان علی صاحب

ڈاکٹر سیّد رضوان علی صاحب کا ایک اچھا مضمون ترجمان القرآن (جون ۱۹۸۹ء) میں شائع ہوا جس میں ایک اور صاحب (کرماتی صاحب) کے شائع شدہ مضمون کے جواب میں ثابت کیا گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت حدیثِ صحیح، تاریخ و سیر اور علمائے اُمت کے اجماع کی رُو سے جناب ابوطالب نے کی تھی۔ اس پر نہ معلوم کیوں جناب احمد نور صاحب نے سیّد رضوان علی صاحب کو ایک معترضانہ خط لکھا۔ اس سے فائدہ یہ ہوا کہ سیّد رضوان علی صاحب نے اپنے وسیع تاریخی مطالعہ، اپنے دینی تفکّر اور پورے جوشِ تحریر کے ساتھ جواب لکھا جس میں بڑی مفید معلومات ہیں۔ یہ تحریر قارئین کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس سلسلے میں بیکار کی بحثا بحثی ہم جاری نہیں رکھنا چاہتے۔ (مدیر - ص)

محترمی جناب احمد نور صاحب۔ السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

آپ کا طویل مکتوب مورخہ ، جنوری مجھے بروقت ملا تھا، مگر معاف کیجیے میں ایک کام میں مصروف تھا، بروقت جواب نہ دے سکا۔ اب یہ فریضہ ادا کر رہا ہوں۔

آپ کافی معمر اور بزرگ آدمی ہیں۔ اپنا کوئی خاص تعارف آپ نے نہیں کرایا (صرف عمر ۲ سال لکھی ہے) اور مجھے بھی آپ اچھی طرح سے نہیں جانتے۔ آپ نے میرا

ترجمان القرآن میں شائع شدہ مضمون "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت کس نے کی ابو طالب نے یا زبیر بن عبدالمطلب نے"؟ غالباً غور سے نہیں پڑھا۔ اور اس پر کافی طویل خط ۶ صفحوں کا تنقید و نصیحت میں لکھ دیا۔ بہر حال میں نے آپ کے مشورہ پر عمل کیا اور محمود احمد عباسی کی "خلافت معاویہ و یزید" ایک صاحب سے لے کر تفصیل سے مطالعہ کی۔ اور مجھے یہاں بھی علمی بددیانتی نظر آئی۔ جس کا شکوہ اپنے مضمون میں میں نے کرمانی صاحب پر تنقید کرتے ہوئے کیا تھا، یعنی اس میں بھی صرف "لا تقربوا الصلوٰۃ" لکھا گیا ہے اور "وانتم سکاریٰ" کو بالکل حذف کر دینے والی بات ہے۔ یہ میں نے تمثیلاً عرض کیا ہے، بڑی ہی غیر علمی اور بیہودہ کتاب ہے۔ میں نے اس موضوع پر اپنی لائبریری میں سے پچیس تیس کتابیں اس درمیان میں مطالعہ کی ہیں۔ اور ان شاء اللہ اس پر ایک مفصل تنقید لکھوں گا۔

آپ کو غالباً معلوم نہیں ہے کہ میں نے دمشق یونیورسٹی میں پڑھا ہے اور کیمبرج سے پی۔ایچ۔ڈی کے بعد ۴۲ سال تک عرب یونیورسٹیوں میں اسلامی تاریخ پڑھائی ہے۔ آپ نے جس موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ یہ میرا پیشہ ہے۔ میرے مآخذ اصلی عربی زبان میں ہیں۔ آپ شاید اصل مراجع کو نہ دیکھ سکے ہوں۔ اس لیے آپ اور کئی اصحاب محمود عباسی کے عربی حوالوں اور اقتباسات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس بندۂ خدا نے تو کہیں کہیں صحیح ترجمہ بھی نہیں کیا۔ میں نے تو عربوں کی عربی زبان درست کی ہے اور خود میری عربی زبان میں چھ تصانیف ہیں۔ تاریخ و سیر پر میرا مآخذ مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "خلافت و ملوکیت" نہیں۔ میں ان تمام اُمور کو ان کی کتاب سے پہلے سے جانتا ہوں بلکہ میرے پاس بعض وہ مآخذ ہیں جن کا مولانا نے ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ وہ مؤرخ نہیں تھے، بلکہ ایک انتہائی گہری نظر رکھنے والے مخلص عالم اور داعی تھے۔ ان کی کتاب میں نے پہلے عربی ترجمہ میں اور پھر اردو میں پڑھی تھی۔ اور میری نظر میں اس کی بڑی قدر ہے۔ مولانا مرحوم نے امیر معاویہؓ کے خلاف جو بعض شواہد پیش کیے ہیں، میرے پاس اس سے زیادہ معتبر اور اہم شواہد ہیں، مگر میں امیر معاویہؓ کا

صحابی ہونے کی وجہ سے احترام کرتا ہوں - اگرچہ ان کا درجہ کبار صحابہ کے برابر نہیں۔

جہاں تک شیعہ فرقہ کی ریشہ دوانیوں کا تعلق ہے۔ اس کا مجھے بخوبی علم ہے۔ ایک نجدی طالب علم نے ریاض کی اسلامی یونیورسٹی میں میری زیر نگرانی عبداللہ بن سبا پر ایم۔فل (M.PHIL) کا THESIS لکھا تھا عربی زبان میں، سو مجھے آپ کیا روافض کی ریشہ دوانیوں کا حال بتاتے ہیں - میں آپ کو اس موضوع پر دسیوں کتابوں کا نام بتاسکتا ہوں، مگر عربی میں۔

آپ کا عباسی کی کتاب کا تاثر "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں" میرے نزدیک یہ ہے کہ "اور جہاں" تو ہیں مگر یہ تاریک ہیں۔ دیکھیے میرے بزرگ (میری عمر بھی ۷۱ سال کی ہے) اہلِ سنّت والجماعت کے معتقدات پر قائم رہنے میں ہی فلاح مضمر ہے۔ شیعہ فرقہ (جن میں کے بعض غالی فرقے) قدیم علمائے اہلِ سنّت جیسے امام ابوالحسن علی الاشعری، عبدالقاہر بغدادی، امام ابن حزم وغیرہ کے نزدیک مسلمان نہیں۔ انہی میں سے قرامطہ اور آغا خانی بھی ہیں۔ جن کے سرشاہ سلطان محمد آغا خاں کی آپ کے عباسی صاحب نے بڑی تعریف کی ہے - اور جس کو میں نے ذاتی طور پر اس کی بیگم حسینۂ عالم کے ساتھ قاہرہ میں ۱۹۵۴ء میں انڈین سفارت خانہ کی پارٹی میں دیکھا تھا) جی تو اس شیعہ فرقے سے بدتر خوارج رہے ہیں، جن کی مذمت احادیثِ صحیحہ میں آئی ہے اور ان سے قتال کی ہدایت ہے، اُن کے بعض فرقے بھی صلحائے اُمّت نے کافر قرار دیے ہیں - کیونکہ وہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے تھے، ان کے بیوی بچوں کو غلام بناتے تھے اور ان کی مساجد کو اصطبل۔ آپ نے ان میں سے ازارقہ اور صُفریہ کے بارے میں کچھ پڑھا ہے؟ اور ان میں سے ایک بدذات عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے سیدنا علیؓ کو قتل کیا۔ ان کو اہلِ بیت النبی علیہ السلام سے بغض وکدورت تھی۔ یہی میں نے عباسی کی کتاب میں دیکھا۔

غضب یہ ہے کہ اس نے مشہور مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ امام محمد بن جریر الطبریؒ کو بار بار شیعہ لکھا ہے۔ قیامت کے روز ان متقی اور صالح عالم بے مثال کا ہاتھ ہوگا اور

اس کا دامن ۔ آج کل میں سب سے پہلے اسی پر ایک مضمون لکھ رہا ہوں ۔ ۱۳۰ صفحات ہو چکے ہیں۔
خیال کیجیے کہ جو عالم حدیث کی کتاب " مسند ابی بکرؓ " اور " مسند عمرؓ " لکھے وہ شیعہ ہو سکتا
ہے ؟ ان کی حدیث میں بے نظیر کتاب " تہذیب الآثار " کے چار اجزاء مسند عمرؓ ، مسند علیؓ
مسند ابن عباسؓ امام محمد یونیورسٹی ، ریاض کی طرف سے چھپ چکے ہیں اور میری لائبریری
میں ہیں ۔ قدیم مصنفوں اور محدثین جیسے امام برزانی اور امام ابن کثیر وغیرہ نے ان کی اس
کتاب کی بہت تعریف کی ہے ۔ اور پھر مشہور مفسر اور حافظ حدیث اپنی تفسیر ابن کثیر میں
برابر طبری کی تفسیر سے اقوال نقل کرتے ہیں ، اور پھر جس مورخ نے اپنے قدیم وطن طبرستان
میں شیعوں کی ریشہ دوانیاں اور سب صحابہ کو دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے
فضائل میں کتابیں لکھیں اور وہ مار کھاتے کھاتے بچے ، اُن ہی کو یہ بدبخت عباسی شیعہ
کہے اور بے لگام ، جناب نور احمد صاحب ' امام طبریؒ کی تفسیر کو امام ابن تیمیہؒ نے سب سے
صحیح اور بہتر تفسیر قرار دیا ہے ۔ کیا امام ابن تیمیہؒ بھی شیعہ تھے اور اس تفسیر کو مصر کے ایک سلفی عالم
نے ایڈٹ کر کے حال میں بیس جلدوں میں چھاپا ہے ۔ یہ ہے آپ کے عباسی صاحب کا مبلغ علم۔
کیا آپ امام بخاریؒ کے استاد محدث و مورخ خلیفہ بن خیاط کو جانتے ہیں ۔ ان کا
انتقال ۲۴۰ھ میں ہوا ۔ اور صحیح البخاری میں ان سے احادیث مروی ہیں ۔ اسلام آباد کی
اسلامک یونیورسٹی میں شاید یہ کتاب موجود ہو ۔ وہاں جا کر اس میں " بیعت یزید " کا قصہ
انتہائی موثوق سند کے ساتھ پڑھیے (ص ۲۱۳ ــ ۲۱۷) یا کسی سے ترجمہ کرا کے سنیے ،
آپ حیران ہو جائیں گے کہ امیر معاویہؓ نے کس طرح تلواروں کے سایہ میں عبداللہ بن زبیرؓ ،
سیدنا حسینؓ اور عبداللہ بن عباسؓ و عبداللہ بن ابی بکرؓ کی مرضی کے خلاف ان کی بیعت کا
اعلان کر دیا تھا ۔ اور انہوں نے اس طرح ملوکیت کی بنیاد رکھ دی تھی ـــ بیچارہ طبری
نے تو اس روایت کو اس تفصیل سے ذکر بھی نہیں کیا ہے ۔

اور پھر آپ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان پڑھیے کہ ان کو امیر معاویہؓ نے
رشوت میں ایک لاکھ درہم بھیجے کہ وہ یزید کی بیعت ان کی زندگی میں کر لیں مگر وہ تیار نہ ہوئے
کہ یہ صحیح نہیں ہے یا تو تم خلافت چھوڑ دو یا تمہاری خلافت کے بعد یہ بات ہو گی ۔ انہیں

بخاری کے شیخ محدث نے اپنی اسی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے امیر معاویہ سے کہا کہ تم سے پہلے بھی خلفاء تھے، اُن کے بیٹے بھی تھے اور تمہارا بیٹا ان کے بیٹوں سے بہتر نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں کو ولی عہد نہیں بنایا، تم کیسے بناتے ہو؟ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بھی یہی کہا تھا کہ خلافت کا مسئلہ تم کو مسلمانوں کے مشورہ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ بلکہ معاویہؓ کو دھمکی بھی دی تھی —— کہ اگر تم نے یزید کی ولی عہدی کی بیعت لی تو ہم تمہارے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ ۵۱ھ کی بات ہے، لیکن ان کا ۵۳ھ میں انتقال ہو گیا تھا۔ طبری میں امیر معاویہ کی بیعتِ یزید کا واقعہ غلطی سے ۵۶ھ میں درج ہو گیا ہے۔ اسی کو عباسی لے اُڑا ہے، اس نے تاریخ میں خلیفہ بن خیاط کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ اگرچہ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۷ء میں عراق سے چھپ گیا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۷ء میں بیروت سے چھپا تھا۔

اور جناب نور احمد صاحب! آپ کتبِ حدیث میں بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ میں اہلِ بیت حضرت علیؓ، سیدنا حسنؓ و حسینؓ کی منقبت میں صحیح احادیث دیکھیں، کہیں ایک حدیث بھی آپ کو یزید تو کیا حضرت معاویہ کی منقبت میں نظر نہیں آئے گی۔ جو احادیث بیان بھی کی جاتی ہیں، اُن کی تنقید مشہور محدث امام ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب "العلل المتناھیة فی الاحادیث الواھیة" کی جلد دوم میں کی ہے، یہ سب ضعیف احادیث ہیں۔ یہ کتاب فیصل آباد سے چھپی ہے۔

اور پھر آپ قرآن کریم پر تو ایمان رکھتے ہیں، اس میں صحابہ میں سے "السابقون الاولون من المھاجرین والانصار" کی تعریف اور بیعتِ رضوان والے صحابہ کی تعریف آئی ہے۔ کیا امیر معاویہ اس میں شامل ہیں؟ وہ تو فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے صرف دو سال قبل ایمان لائے تھے، وہ کہاں حضرت علیؓ کے برابر ہو سکتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ علیؓ کے مقابلہ میں معاویہ غلطی پر تھے۔

اور کیا آپ جانتے ہیں کہ شیعوں کے سب سے بڑے مخالف شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

ہیں - آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے معاویہ و یزید کے بارے میں اپنے فتاویٰ (جلد ۴ طبقۂ ریاض ۴) میں کیا لکھا ہے ؟ انہوں نے لکھا ہے کہ معاویہ اسلام سے پہلے بادشاہ تھے، یزید کے بارہ میں تو انہوں نے صفائی سے لکھا ہے کہ جیسے بہت سے شہزادے گذرے ہیں وہ بھی ایک شہزادہ تھا - اس میں بہت سی بُرائیاں بھی تھیں اور اچھائیاں بھی - اور پھر انہوں نے اپنے فتاویٰ کی اسی جلد میں ص ۴۸۱ سے ۴۸۸ تک بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " یزید صالحین میں سے نہ تھا اور اکراد (؟) کا ایک فرقہ جو ایسا سمجھتا ہے وہ گمراہ ہے"۔ اور پھر انہوں نے امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول اپنے بیٹے صالح کے جواب میں نقل کیا ہے کہ " کوئی آدمی بھی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے کیا وہ یزید سے محبت رکھ سکتا ہے؟" اس پر ان کے بیٹے نے کہا کہ " بابا پھر آپ اُس پر لعنت کیوں نہیں بھیجتے" ؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے جواب دیا " کب تم نے اپنے باپ کو دیکھا ہے کہ وہ کسی پر لعنت بھیجتا ہے"۔ عباسی نے غلط لکھا ہے، یزید سے کوئی حدیث مروی نہیں - امام احمد بن حنبل نے اس کی نفی کی ہے -

پھر انہوں نے (ابن تیمیہ نے) لکھا ہے کہ " اس سے محبت کرنا جائز نہیں - اس کے ظلم اور فسق کی وجہ سے، اس نے سید نا حسینؓ کے ساتھ اور جو واقعہ حرۃ میں کیا اس کی وجہ سے"۔ اور پھر مزید کہتے ہیں کہ نہ تو ہم اس کو گالی دیتے ہیں اور نہ اس سے محبت کرتے ہیں - محبت اس لیے نہیں کرتے کہ وہ صالح آدمی نہیں تھا کہ اس سے محبت کریں - اور گالی ہم کسی بھی مسلمان کو نام لے کر نہیں دیتے ہیں - اور ہم جب ظالمین کا جیسے حجاج وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو جو قرآن کریم نے بتایا ہے وہ کہتے ہیں - الا لعنۃ اللہ علی الظلمین - ہم اس پر لعنت نہیں بھیجتے لیکن بعض علماء نے لعنت کی ہے - اور یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے - بہر حال جس نے سید نا حسینؓ کو قتل کیا، یا ان کے قتل میں مدد کی یا اس پر راضی ہوا تو اُس پر اللہ کی، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہو"۔ اور پھر انہوں نے اہل بیت کی محبت کو فرض بتایا ہے -

یہ ہیں آپ کے عباسی کے ممدوح معاویہ و یزید کے بارے " منہاج السنۃ" کے

مصنف امام ابن تیمیہ کے خیالات جو شیعوں کے سخت مخالف تھے۔ اور عباسی نے تو اپنی کتاب میں بہت سے جھوٹے حوالے دیئے ہیں۔ البدایۃ والنہایۃ کے مصنف مفسر و محدث و مؤرخ یزید کو صراحتاً فاسق لکھتے ہیں۔ اس کے برخلاف اُس نے کسی ایک مصنف کی رائے نقل کر دی ہے۔ جس کا ذکر ابن کثیر نے کیا ہے لیکن اس سے اتفاق نہیں کیا ہے۔ غلط لکھ دیا ہے کہ مزید تین سال متواتر حج کیے۔ ۵۱ھ اور ۵۲ھ اور ۵۳ھ ابن کثیر میں یہ ایک روایت ہے، بس، لیکن خود انہوں نے اور دوسرے ثقہ مؤرخین نے یزید کے خلافت سے پہلے صرف ایک حج کا ذکر کیا ہے۔ جس کے سنین میں اختلاف ہے۔ لیکن اغلب رائے یہ ہے کہ یہ ۵۰ھ میں تھا، کیونکہ امیر معاویہ چاہتے تھے کہ یزید کو اُمتِ اسلامیہ کے سامنے اس طرح پروجیکٹ کریں، تاکہ بیعت کی جا سکے۔ اسی طرح بزور اس کو جہاد قسطنطنیہ پر روانہ کیا۔ ورنہ وہ نہیں چاہتا تھا، جیسا کہ بلاذری کی انساب الاشراف ہی میں تفصیل سے ذکر ہے جو بیت المقدس میں چھپی تھی۔ ۱۹۳۴ء۔ اور میری لائبریری میں ہے۔

آپ نے یہ غلط لکھا، غالباً عباسی کی رائے سے متاثر ہو کر کہ سیدحسینؓ کو اُن کے سوتیلے بھائی محمد بن الحنفیہ نے اس قدام سے منع کیا تھا۔ انہوں نے صرف یہ کہا کہ آپ یزید سے مقابلہ کی تیاری کے لیے کسی اور جگہ یمن وغیرہ جائیں۔ پھر محمد بن حنفیہ اس عزیمت و مقام کے آدمی نہ تھے جس مرتبہ کے سیدنا حسینؓ تھے۔ جن کے بارہ کے صحیح حدیث ہے:
"الحسن والحسین سید اشباب اصل الجنۃ" (ترمذی وغیرہ) اور صحیح حدیث ہے:۔
"الحسین منی وا نا من الحسین" آپ نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ سیدنا حسینؓ کے ساتھ کوئی صحابی نہ تھا، وہ خود صحابی تھے۔ اور ان کے ساتھ صحابہ میں سے سلیمان بن صرد وغیرہ تھے۔

ذوالفقار علی بھٹو اور شہید ضیاء الحق کے حوالہ سے اسلامی تاریخ میں ابہام کی مثال بھی آپ نے غلط دی ہے۔ تاریخ کی اصلیت کبھی گم نہیں ہوتی ہے سقوط ڈھاکہ کے بارے میں بھٹو کا کردار "اِدھر ہم اُدھر تم" اور ڈھاکہ اسمبلی میں جو جائے گا اس

کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ اس کے اقوال روز روشن کی طرح ہیں۔ پیپلز پارٹی کے لوگ اُس کے الفاظ کو تاریخ سے مٹا نہیں سکتے۔ جس انسان کو کسی ملک کی سول اعلیٰ عدالت بلکہ دو عدالتیں قتل کے الزام میں پھانسی کا حکم دیں، اسلام کی رُو سے وہ شہید نہیں ہوسکتا۔ ہاں کسی ناگہانی حادثہ میں جو مر جائے اور وہ پابندِ اسلام ہو تو اُس کو حدیث نبوی کے مطابق شہید کہنا درست ہے۔ پھر یہ کہ تاریخ نے، موافقانہ یا معاندانہ، یہ کبھی نہ کہا کہ ضیاء الحق مرحوم شراب و زنا کے رسیا تھے، یہی کہا کہ وہ پابندِ صوم و صلوٰۃ اور پرہیزگار آدمی تھے۔ جب کہ دوسرے انسان کی شراب خواری کو سب جانتے ہیں، کسی نے نہیں کہا کہ وہ صالح آدمی تھا۔

جہاں تک کہ "آمر" کہنے کی بات ہے تو یہ اسلام کی بات کرنے والوں کو زیب نہیں دیتا۔ افلاطونی جمہوریت کی دعوت اسلام نے کبھی نہیں دی ہے۔ لادینی مغربی جمہوریت والے تو خلفائے راشدین کو بھی آمر کہہ سکتے ہیں۔ آمریت کے ساتھ وراثتی ملوکیت کا رواج امیر معاویہؓ نے دیا جس کے بارے میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں اور یہی بات ابن خلدون نے بھی لکھی ہے۔ اسلام مشاورت کا قائل ہے جو خلفائے راشدین کرتے تھے۔

کہاں تک آپ کو لکھوں، خیالات کا ایک طوفان ہے۔ ایک صحیح حدیث آپ کو لکھ دوں جو ترمذی، ابوداؤد، مسندِ امام احمد بن حنبل وغیرہ میں ہے۔ "الخلافۃ ثلاثون سنۃ وبعدہ یکون ملکاً"۔ یہ تیس سال سیدنا حسنؓ کی چھ ماہ کی خلافت پر پورے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد ملوکیت شروع ہو جاتی ہے۔ صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر آپ یہ بھی تو غور کیجیے کہ واقعہ حرہ میں یزید کے حکم سے کس طرح تین دن تک بے دردی سے قتلِ عام کیا گیا ——— انصار و مہاجرین اور اُن کی اولاد کو یزید کے غلاموں کی حیثیت سے بیعت پر مجبور کیا گیا۔ متعدد صحابہ کو شہید کیا گیا۔ یہ واقعہ شیعوں نے نہیں، امام بخاری کے استاذ اور ثقہ محدث و مورخ نے صحیح اسناد کے ساتھ اپنی تاریخ خلیفہ بن خیاط میں لکھا ہے۔ اس میں ساڑھے تین ہزار

اہلِ مدینہ قتل کئے گئے۔ شیخ خلیفہ بن خیاط نے ۳۰۶ انصار و مہاجرین اور ان کے خلفاء کے نام گنوائے ہیں۔ آپ کے محقق عباسی صاحب اسی واقعہ کی تفصیلات صرف دو صفحوں میں لکھ کر گول کر گئے ہیں۔ اور صحیح حدیث کی پیش گوئی فوراً پوری ہوگئی کہ "جو اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا، اُن کو تنگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو رصاص کی طرح پگھلا دے گا" وہ بڈھا جس کو تاریخ نے مسلم کے بجائے مُسرف بن عقبہ کا نام دیا فوراً اس کے بعد مرگیا، اور یزید بھی تین ماہ بعد چل بسا۔ اور اس کے صالح بیٹے معاویہ بن یزید نے اپنے باپ کے ظلموں کے پیشِ نظر خلافت قبول نہیں کی۔ اور پھر نور احمد صاحب یہ بھی غور کیجیے کہ تاریخ نے عبدالملک بن مروان، عمر بن عبدالعزیز، سلیمان بن عبدالملک وغیرہ اموی خلفاء کو فاسق کیوں نہ کہا۔ بلکہ دوست و دشمن سب ہی نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کی تعریف کی جن کو ایک دوسرے فاسق یزید بن عبدالملک نے زہر دلوا کر مروا دیا۔ کیونکہ وہ اپنے نانا عمرؓ کے راستہ پر تھے اور احیائے سنّت کرنا چاہتے تھے۔

میرے بزرگ یہ ایک المیہ ہے کہ جو لوگ جماعت اسلامی کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر ہو گئے۔ اور اُن کو قرآن و حدیث و تاریخ کا کتبِ عربی کے ذریعے براہ راست علم نہ تھا۔ وہ گمراہی کے راستہ پر پڑ گئے ہیں "---------" اور "---------" کی مثالیں سامنے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہولیے اور کن رسوائیوں میں مبتلا ہوئے۔

یوں تو موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں، لیکن آپ عمر کے ایسے حصّہ میں ہیں جب آدمی عام طور پر عمر طبعی کے بعد موت سے قریب ہوتا ہے۔ اہلِ بیت سے محبت کیجیے کہ یہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے، صحیح کتابیں پڑھیے، جھوٹے لکھنے والے نام نہاد محققین سے متاثر نہ ہوجیے، جو ظالم کی تعریف کرتے ہیں۔

آپ چاہیں تو عربی میں اچھی کتابوں کے نام آپ کو بتاؤں، بہرحال شاہ ولی اللہ صاحب، شیخ مجدد الف ثانی، مولانا تھانوی (اشرف علی)، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، سید سلیمان ندوی اور ایسے ہی محققین کی کتابیں پڑھیے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی بر صفحہ ۱۴۱)